پاکستان میں انگریزی ناول نگاری تاریخ وار تھا

ڈاکٹر سمیرا اکبر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

ڈاکٹر عاصمہ غلام رسول، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پنجابی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract:

Pakistani novel in English language are recognized and appreciated internationally. Mumtaz Shahnawaz was Pakistan's first English novelist of Pakistan. His novel "The Heart Divided" deals with Partition's trauma of Subcontinent. Ahmed Ali a renowned progressive writer wrote three novels in english. His famous novel "The Murder of Aziz Khan" was published in 1967. Another famous Novelist is Bapsi Sidhwa, She wrote five english novels. Government of Pakistan awarded him the highest civil award sitara-i-Imtiaz for her literary contribution. Nadeem Aslam, Kamila Shamsie, Mohsin Hamid, Fatima Bhutto, Moni Mohsin, Muhammad Hanif are some internationally renowned Pakistani Novelists.

Key words: English, Novel, Pakistan, Partition, Mumtaz Shahnawaz, Bapsi Sidhwa

کلیدی الفاظ: انگریزی ناول، پاکستان، تقسیم، ممتاز شاہنواز پیسبی سدھوا

پاکستان میں انگریزی ناول نگاری کی تاریخ دیکھیں تو سب سے پہلا نام ممتاز شاہنواز (1912-1948) کا نظر آتا ہے، جن کا ناول "A Heart Divided" ۱۹۵۷ میں لاہور سے شائع ہوا۔ ممتاز شاہنواز (تازی) معروف سیاسی رہنما میاں محمد شفیع کی نواسی، میاں شاہنواز اور بیگم جہاں آرا شاہنواز کی بیٹی ہیں۔ انہیں لکھنے کا فن ورثے میں ملا۔ ان کی والدہ کی آپ بیتی "Father and daughter" ایک معروف سیاسی خودنوشت ہے۔ ممتاز نے ابتدائی تعلیم لاہور اور اعلیٰ تعلیم دہلی میں حاصل کی۔ ۱۸ سال کی عمر میں نظمیں لکھنا شروع کیں اور لاہور، کلکتہ، بمبئی، دہلی اور لندن کی بے شمار ادبی محافل میں شرکت کی۔ ۱۹۳۰ میں لندن میں منعقد ہونے والی تاریخی گول میز کانفرنسوں میں ممتاز بھی اپنے نانا اور والدہ کے ساتھ لندن گئیں۔ تحریک پاکستان کی ایک متحرک اور پر جوش کارکن رہی۔ انہوں نے دہلی میں ویمن لیگ کے نام سے ایک سماجی فلاحی تنظیم بھی بنائی۔ ہندوستان کی معروف شخصیت سرجنی نائیڈو انہیں اپنی *Adapted spritual daughter* کہتی تھی۔

ممتاز ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کے ایک اجلاس کے لیے امریکہ جاتے ہوئے ایک فضائی حادثے کا شکار

ہو گئیں۔ ان کے انتقال کی خبر پاکستان ٹائمز میں Mumtaz Shahnawaz: End of a versatile career کے عنوان سے ان کی ایک نظم "We shall not accept" کے ساتھ چھپی۔

(۱)

ممتاز شاہنواز کا ناول "A Heart Divided" ان کے انتقال کے بعد شائع ہوا۔ یہ ناول تحریک پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم جیسے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ ناول شمالی ہندوستان میں مقیم ایک مسلمان خاندان کی داستان ہے۔ اس ناول کو ان کا سوانحی ناول بھی کہا جاسکتا ہے۔

احمد علی (۱۹۹۴-۱۹۱۰) کا شمار بھی پاکستان کے اولین انگریزی ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے علی گڑھ یونیورسٹی اور لکھنؤ یونیورسٹی جیسے تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کی۔ ترقی پسند تحریک کے بنیاد گزاروں میں شامل رہے۔ دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۹۴۸ء میں کراچی پاکستان منتقل ہو گئے۔ ۱۹۵۰ء میں پاکستان فارن سروس جوائن کی۔ ان کے تین انگریزی ناول "Twilight on Delhi" (1940)، "Ocean of Night" (1964)، اور "Rats and Diplomats" (1986) شائع ہو چکے ہیں۔ ان ناولوں کے موضوعات ہندوستان کی تقسیم، مسلمان اور ہندو قوم کے ثقافتی اختلافات، پاکستان کی سیاست اور بیوروکریسی ہیں۔ ان کے ناول کئی بین الاقوامی جامعات میں نصاب کے طور پر شامل رہے ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں حکومت پاکستان نے ان کی ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں ستارہ امتیاز کے اعزاز سے نوازا۔ ۱۴/نومبر ۲۰۰۵ء کو پاکستان پوسٹ نے ان کی یاد میں ایک یادگاری ٹکٹ جاری کی۔

پاکستان کے اولین انگریزی ناول نگاروں میں ایک بڑا نام ذوالفقار غوث (Zulfikar Ghose) کا بھی ہے۔ وہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں بمبئی منتقل ہو گئے اور ۱۹۶۰ء میں انگلستان نقل مکانی کر گئے۔ انہوں نے ایک برازیلی خاتون سے شادی کی۔ ۱۹۶۹ء سے ۲۰۰۷ء تک امریکہ کی ٹیکساس یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ کھیلوں کے صحافی بھی ہیں، اخبار The Observer کے لیے کرکٹ رپورٹنگ کرتے ہیں۔ آجکل امریکہ میں مقیم ہیں انہوں نے زندگی کا بیشتر حصہ شمالی اور جنوبی امریکہ میں گزارا۔ (۲)

معروف ناول نگار، شاعر، نقاد اور مضمون نگار ذوالفقار غوث نے ادبی زندگی کا آغاز شعر گوئی سے کیا۔ ان

کے ۵ انگریزی شعری مجموعے زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ ان کا پہلا ناول "The Contradictions" ہے جو ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا۔ یہ ناول مشرقی اور مغربی طرز زندگی اور رویوں کے اختلاف

پر مبنی ہے۔ ان کا دوسرا ناول (1967) "The Murder of Aziz Khan" ہے۔ اس ناول کا لوکیل پاکستان ہے۔ یہ ناول بے لگام سرمایہ دارانہ لالچ کی کہانی ہے جس میں کسان اور صنعتکار کے مابین کو تصادم کو موضوع بنایا گیا ہے۔ (1972) "The Incredible Brazilian: The Native" ان کا تیسرا ناول ہے۔ یہ ناول برازیلی معاشرے اور ان کی انقلابی سیاست کی کہانی ہے۔ ان کے ناولوں کی فہرست میں "Crump's Terms" (1975)، "Hulme's Investigations into the Bogart Script" (1981)، "A New History of Torments" (1982)، "Don", "The Triple Figures of Enchantment" (1986)، "Bueno" (1983) "Shakespeare's Mortal Knowledge: A Mirror of the Self" (1992) "Reading of the Tragedies" (1993) شامل ہیں۔

غلام غوث کے ہم عصر انگریزی ناول نگاروں میں ایک معتبر نام ناصر احمد فاروقی کا بھی ہے جن کا ناول "Faces of Love and Death" ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا جو طبقہ اشرافیہ کی طرز زندگی، سوچ، فکر اور اقدار پر مبنی ہے۔ ان کا دوسرا ناول "Snakes and Ladders" ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا جو طاقت کے نشے میں مست بیوروکریٹس کی کہانی ہے۔

سیسی سدھو بھی ایک نامور انگلش مصنفہ اور ناول نگار ہیں۔ وہ ۱۱/اگست ۱۹۳۸ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے اپنا بچپن لاہور میں گزارا اور بی اے کنٹیر ڈکالچ، لاہور سے کیا۔ آجکل ہو سٹن امریکہ میں مقیم ہیں۔ کئی بین الاقوامی جامعات (ہو سٹن یونیورسٹی، کولمبیا یونیورسٹی، راکس یونیورسٹی) سے بحیثیت استاد وابستہ ہیں۔ (۳)

سیسی سدھو ایک پارسی خاتون ہیں اور ان کی بیشتر تحریروں میں برصغیر میں پارسی کمیونٹی کی صورت حال اور مسائل کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ان کا پہلا ناول "Cracking India" کے نام سے ۱۹۹۱ء میں ادبی منظر نامے کی زینت بنا۔ یہ ناول پاکستان میں "The Ice Candy Man" کے نام سے معروف ہوا۔ تقسیم ہندوستان کے موضوع پر لکھے جانے والے اس ناول کو پاکستان اور بین الاقوامی ادبی منظر نامے میں بہت پذیرائی ملی۔ یہ ناول امریکی جامعات کے نصاب میں شامل رہا۔ اس ناول پر بالی وڈ کی معروف ڈائریکٹر دیپا مہتانے فلم "1947: The Earth" بھی بنائی۔ یہ فلم ۱۹۹۹ء میں ریلیز ہوئی۔ اس فلم نے بھی کامیابی اور پذیرائی کے نئے ریکارڈ قائم کیے۔

سیسی کا دوسرا ناول "The Pakistani Bride" ۱۹۸۲ء میں چھپا۔ اس ناول کا لوکیل پاکستان ہے اور یہ ناول عزت کے نام پر قتل کے حقیقی واقعے سے جنم لیتا ہے۔ کشور ناہید نے اس ناول کا اردو ترجمہ "زیتون" کے عنوان سے کیا۔

سیسی کا تیسرا اور شہرہ آفاق ناول "The Crow Eaters" ہے۔ جس میں پارسی کمیونٹی اور ان کے رسوم و روایات کو تضحیک کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس ناول کی اشاعت کے لیے سیسی کو کئی مشکلات کا سامنا رہا۔ برصغیر پاک و ہند کا کوئی اشاعتی ادارہ اسے چھاپنے کے لیے آمادہ نہ تھا، اسی لیے سیسی نے یہ ناول لندن سے چھپوایا۔ اس ناول نے شائع ہوتے ہی بہت پذیرائی حاصل کی۔ کئی بین الاقوامی اخبارات و جرائد میں اس ناول پر ریویو شائع کیے گئے۔ ناول کا اردو زبان میں ترجمہ محمد عمر میمن نے "جنگل والا صاحب" کے عنوان سے ۲۰۱۲ء میں کیا۔

سیسی سدھو کا چوتھا ناول "An American Brat" کے نام سے ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا۔ کرو ایٹر کی طرح اس ناول میں بھی پارسی رسوم و رواج بالخصوص کمیونٹی سے باہر شادی کرنے کے باعث جنم لینے والے مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس ناول نے بھی سیسی کے دوسرے ناولوں کی طرح بین الاقوامی شہرت و پذیرائی حاصل کی۔ اس ناول پر Sock'em with Honey کے نام سے Jawet Steel نے ۲۰۰۳ء میں لندن میں تھیٹر کیا۔ بعد ازاں ۲۰۰۷ء میں امریکہ کے ایک ڈائریکٹر Brad Dalto نے اس ناول کو ہوسٹن میں تھیٹر کیا (۴) سیسی کا پانچواں ناول "Water" دیپامہتا کی معروف فلم "Water" سے ماخوذ ہے۔ ہندومت میں بیواؤں کی زندگی، ان کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک اور ہمارے سماجی رویے اس ناول کا موضوع ہے۔ فلم واٹر ۲۰۰۵ء میں ریلیز ہوئی۔ اس فلم نے عالمی میڈیا میں بھی بہت پذیرائی حاصل کی۔ اس فلم نے قومی اور عالمی اعزازات حاصل کیے اسے آسکر ایوارڈ کے لیے بھی نامزد کیا گیا۔ دیپامہتا کی فرمائش پر سیسی نے اس فلم کو ناول کی شکل دی۔ سیسی کو ۱۹۹۱ء میں پاکستان کے سب سے بڑے سول ایوارڈ ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔

پاکستانی انگریزی ناول لکھنے والوں میں ایک اور اہم نام ندیم اسلم کا ہے۔ ندیم اسلم ۱۹۶۶ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۴ سال کی عمر میں لندن چلے گئے۔ مانچسٹر یونیورسٹی سے بائیو کیمسٹری کی تعلیم حاصل کی۔ ان کا پہلا ناول ۱۹۹۳ء میں "Season of the Rainbirds" کے نام سے شائع ہوا۔ اس ناول کا لوکیل پاکستان کا ایک دیہی علاقہ ہے۔ کہانی ایک وکیل کے قتل کا معمہ ہے جو اسراریت سے بھرپور ہے۔ اس ناول نے Betty Trask ایوارڈ اور Authors' Club First Novel ایوارڈ حاصل کیا۔

ندیم اسلم کا دوسرا ناول "Maps for Lost Lovers" کے نام سے ۲۰۰۴ میں طبع ہوا۔ اس ناول کو مکمل ہونے میں ایک دہائی سے زیادہ عرصہ لگا۔ یہ ناول انگلینڈ کے علاقے "دشت تہائی" میں مقیم پاکستانی تارکین وطن کی کہانی ہے۔ اسلام اور لبرل ازم، دونوں کے مابین سوچ اور فکر کا گیپ اس ناول کے موضوعات ہیں۔ اس ناول نے ۲۰۰۵ میں Encore ایوارڈ اور Kiriyama Pacific Rim Book Prize حاصل کیا۔ ندیم اسلم کا تیسرا ناول "The Wasted Vigil" کے نام سے ۲۰۰۸ء میں چھپا۔ یہ ناول ساخہ 11/9 کا سراغ لگانے کی ایک کاوش ہے۔ اس ناول میں افغانستان، دہشت گردی، بنیاد پرستی، جبر اور استحصال کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ان کا چوتھا ناول "The Blind Man's Garden" کے عنوان سے ۲۰۱۳ء میں شائع ہوا۔ یہ ناول بھی وار آن ٹیرر اور نائن الیون کے موضوع پر لکھا گیا ہے۔ اس دہشت گردی کی کارروائی کے بعد امریکہ میں بسنے والے مسلمان خاندانوں کو پیش آنے والے مسائل اس ناول کا موضوع ہیں۔ ندیم اسلم کا پانچواں ناول ۲۰۱۷ء میں "The Golden Legend" کے نام سے طبع ہوا۔ یہ ناول پاکستان کے ماضی و حال کی داستان ہے۔ محبت، تشدد، کرپشن، انتہا پسندی اس ناول کے موضوعات ہیں۔

خدیجہ گوہر (۲۰۰۳ء-۱۹۲۰ء) کا انگریزی ناول "The coming season's yield" ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا۔ اس ناول کا لوکیل پاکستان ہے۔ پاکستان میں ہونے والی دو جنگوں کے عوام پر اثرات اس ناول کا موضوع ہے۔ خدیجہ گوہر نے پنجاب یونیورسٹی اور لندن کے اسکول آف اکنامکس اینڈ پولیٹیکل سائنس سے تعلیم حاصل کی۔ صحافت کے پیشے کو اپنایا۔ ایف وائٹن بک کلب سے بطور اسٹنٹ ایڈیٹر وابستہ رہیں۔ بعد ازاں پنجاب ٹائمز اور پنجاب پیپلز، لاہور سے وابستہ رہی۔ ان کی بیٹیاں فریال گوہر اور مدیحہ گوہر پاکستان شو بزنڈسٹری اور تھیٹر کے حوالے سے بڑے نام ہیں۔ مدیحہ گوہر نے "جو کا تھیٹر" کی بنیاد رکھی جس نے پاکستان میں مزاحمت کی ایک نئی ثقافتی بنیاد رکھی۔

پاکستان کی معروف اداکارہ فریال گوہر نے بھی انگریزی زبان میں ناول لکھے ان کا پہلا ناول "The Scent of Wet Earth in August" ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا جو ان کی فلم "بٹی گلی" سے ماخوذ ہے۔ اسے نیویارک ٹائمز نے مقبول ترین کتب کی فہرست میں جگہ دی۔ ۲۰۰۷ء میں فریال گوہر نے دوسرا ناول "No Space for Further Burials" شائع کر لیا۔ ناول کا لوکیل افغانستان ہے۔ جنگی جنون، طالبان، وار آن ٹیرر، اور اس کے اثرات اس ناول کا موضوعات ہیں۔ اس ناول کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

معاصر انگریزی ناول کے منظر نامے پر ایک اہم نام کاملہ شمسی کا ہے۔ کاملہ شمسی معروف صحافی منیزہ شمسی کی بیٹی اور معروف ناول نگار، براڈکاسٹر عطیہ حسین کی بھانجی ہیں۔ کاملہ ۱۳/ اگست ۱۹۷۳ء کو پیدا ہوئیں۔ کراچی گرامر سکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لیے امریکہ چلی گئیں۔ امریکہ کے ہملٹن کالج سے Creative writing میں گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں the University of Massachusetts Amherst سے فائن آرٹس میں ماسٹرس کیا۔ اسی دوران ان کا پہلا ناول "In The City By The Sea" Granta Books انگلینڈ سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ ناول میں ایک نوجوان لڑکے حسن کے ذریعے پاکستان کی سیاست، معاشرت اور اقدار کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس ناول کو پاکستان اور بین الاقوامی ادبی منظر نامے پر بہت پذیرائی ملی۔ برطانیہ کے مقتدر اخبار دی گارڈین نے اس ناول پر ریویو کرتے ہوئے لکھا:

"A colourful and peripatetic view of politics in Pakistan an interesting and promising novel" (5)

یہ ناول انگلینڈ کے John Llewelyn Rhys ایوارڈ کے لیے منتخب ہوا۔ اس ناول پر انہیں ۱۹۹۹ء میں پاکستانی وزیر اعظم کی جانب سے وزیر اعظم ادبی ایوارڈ بھی ملا۔ کاملہ شمسی کا دوسرا ناول "Salt and Saffron" ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔ تیسرا ناول "Kartography" (2002) اور چوتھا ناول "Broken Verses" (2005) اور پانچواں ناول "Burnt Shadows" ۲۰۰۹ء میں منظر عام پر آیا۔ چھٹا ناول "A God in every stone" ۲۰۱۲ء میں شائع ہوا۔ (6)

کاملہ شمسی کا ساتواں ناول "Home Fine" (2017) ہے۔ یہ ناول برطانوی مسلمان خاندان کے اسلامک سیٹ آئی ایس آئی سے تعلق پر مبنی ہے جس میں عصر حاضر کے حوالے سے قدیم یونانی ڈرامہ نویس سوفوکلز کے کردار انٹیگنی کو دہرایا گیا ہے۔ اس ناول پر انہیں لندن ہلینک پرائز اور دس ہزار پونڈ انعام سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان کتابوں کو دیا جاتا ہے جو یونانی ثقافت کے متعلق ہوں۔ اس ناول پر انہیں ۲۰۱۸ء میں برطانیہ کے سال کی بہترین خاتون فکشن نگار کا انعام بھی دیا گیا۔ کاملہ تیس ہزار پونڈ کی انعامی رقم اور یہ ایوارڈ حاصل کرنے والی پہلی پاکستان نژاد خاتون ہیں۔

کاملہ شمسی لندن میں مقیم ہیں۔ برطانوی اخبار The Guardian سے بحیثیت کالم نگار وابستہ ہیں۔ کئی ادبی انعامات کو جج بھی کرتی ہیں جس میں نئے ادیبوں کے لیے اورنج ایوارڈ اور دی گارڈین فرسٹ بک ایوارڈ شامل ہے۔ ان کے ناولوں کے کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ ان کی تخلیقات کو کئی قومی اور بین الاقوامی ایوارڈ اور اعزازات مل چکے ہیں۔ حال ہی میں انہیں جرمن ایوارڈ نیلی ساک دینے کا اعلان ہوا۔ لیکن اسرائیل کے خلاف اور فلسطینیوں کی حامی

تحریک بی ڈی ایس کی حامی ہونے کی وجہ سے یہ انعام ان سے واپس لینے کا اعلان کر دیا گیا۔ لیکن انہوں نے فلسطین کی حمایت نہ چھوڑی۔ کاملہ اپنے ناولوں کی اسرائیل میں اشاعت سے انکار کر چکی ہیں۔ اس ایوارڈ کی واپسی پر نوم چو مسکی، بن او کرے اور ولیم ڈامپل سمیت دنیا بھر کے ادیبوں نے احتجاج کرتے ہوئے کاملہ کے ساتھ اظہار یک جہتی کیا ہے۔

محسن حامد کا شمار بھی عالمی شہرت یافتہ انگریزی ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ انہیں بیسٹ سیلر ناول نگار بھی کہا جاتا ہے۔ محسن حامد ۱۹۷۱ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۸ سال کی عمر میں امریکہ چلے گئے۔ پرنسٹن یونیورسٹی اور ہارورڈ لاء سکول سے تعلیم حاصل کی۔ آجکل لندن میں مقیم ہیں۔

محسن حامد کا پہلا ناول (2000) "Moth Smoke" ہے۔ جو Betty Trask ایوارڈ یافتہ ناول ہے۔ اس ناول کا مرکزی کردار لاہور، پاکستان کا ایک بینکر ہے۔ پاکستانی معاشرہ، سیاست، کرپشن اس ناول کا موضوع ہے۔ ۲۰۰۲ء میں ڈائریکٹر ظفر علی نے اس ناول پر مبنی ایک فلم "ڈائرہ" بنائی۔ محسن حامد کا دوسرا اور عالمی شہرت یافتہ ناول "Reluctant Fundamentalist" ۲۰۰۷ء میں طبع ہوا۔ ناول کی کہانی امریکہ میں مقیم ایک پاکستانی نوجوان کے گرد گھومتی ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اور امریکہ کی ایک کمپنی میں ملازمت کر رہا ہے۔ 11/9 کے بعد کہانی نیا موڑ لیتی ہے۔ ناول میں نائن ایون کے بعد دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات، امریکہ میں مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ اور مسلم نوجوان کی بدلتی ہوئی سوچ کی عکاسی عمدگی سے کی گئی ہے۔ اس ناول کو ۲۰۱۲ء میں معروف انڈین نژاد امریکی ہدایت کار میر انار نے فلمی تشکیل دی۔ اس فلم کی کاسٹ میں کیٹ ہڈسن، شبانہ اعظمی اور ام پوری شامل ہیں۔ اس فلم کے انگریزی ورژن کا نام "چنگیز خان" ہے۔ اس ناول کے اعزازات کی فہرست کچھ یوں ہے۔

"It became a million-copy international bestseller. It won the Ambassador Book Award, the Anisfield-Wolf Book Award, the Asian American Literary Award, and the South Bank Show Award for Literature, and was shortlisted for the Man Booker Prize. The Guardian named it one of the books that defined the decade." (7)

محسن حامد کا تیسرا ناول "How to Get Filthy Rich in Rising

Asia" (2013) ہے۔ دنیا میں ہونے والی معاشی تبدیلیاں اور ماس اربنائزیشن اس ناول کا موضوع ہے۔ "Discontent and its Civilizations" ان کے تیسرے ناول کا عنوان ہے جو ۲۰۱۶ء میں منظر عام پر آیا۔ اس کا موضوع بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ اور گلوبلائزیشن ہے۔ محسن حامد کا چوتھا ناول

"Exit West" ۲۰۰۷ء میں شائع ہوا۔ اس ناول نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ نیویارک ٹائمز نے اسے ۲۰۱۷ء کی دس بہترین کتابوں میں شامل کیا۔ اس ناول نے کئی بین الاقوامی ادبی ایوارڈ اور اعزازات حاصل کیے۔ ناول کا موضوع ہجرت اور مہاجرت ہے۔ ناول کی کہانی ایک نوجوان جوڑے سعید اور نادیہ کے گرد گھومتی ہے جو ایک ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں سول وار چل رہی ہے۔ یہاں سے انہیں ہجرت کرنی پڑتی ہے اپنے شہر سے نکل کر ان لوگوں کو خیموں کے شہر میں رہنا پڑتا ہے۔ ناول ان لوگوں پر آنے والے مصائب اور مسائل کی داستان ہے۔

فاطمہ بھٹو بھی انگریزی ادب کے افق پر ابھرتا ہوا پاکستانی نام ہے۔ فاطمہ ۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو کابل میں پیدا ہوئی۔ لندن کے سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز سے سے تعلیم حاصل کی۔ آج کل کراچی، پاکستان میں مقیم ہیں۔ فاطمہ بھٹو انگریزی شاعری بھی کرتی ہیں۔ ان کی پہلی نثری کتاب "Songs of Blood and Swords" ۲۰۱۰ء میں شائع ہوئی۔ جس میں ان کے والد مرتضیٰ بھٹو کے قتل کے معمہ کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کا پہلا ناول "The Shadow of the crescent moon" ۲۰۱۳ء میں شائع ہوا۔ یہ ناول میر علی گائوں جو پاک افغان بارڈر کے قریب ایک گاؤں ہے، میں مقیم ایک خاندان کی کہانی ہے۔ اس ناول کا موضوع دہشت گردی کے خلاف جنگ اور اس پر آئی جنگ کے اپنے ملک اور عوام پر اثرات ہیں۔ ۲۰۱۳ء میں فاطمہ بھٹو نے بکر پرائز بھی حاصل کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کئی ملکی اور بین الاقوامی ادبی اعزازات حاصل کیے۔ ان کا دوسرا ناول (2018) "The Runways" ہے جس میں ماڈرن دنیا میں مسلم شناخت اور اس کے مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔

موجودہ دور کے پاکستانی انگلش ناول نگاروں میں ایک منفرد نام مونی محسن بھی ہے۔ جس نے اپنے مخصوص طنزیہ اور مزاحیہ اسلوب کے باعث شہرت حاصل کی۔ مونی محسن لاہور میں پیدا ہوئیں آج کل لندن میں مقیم ہیں۔ ان کا پہلا ناول "End of innocence" کے نام سے منظر عام پر آیا۔ ناول کا مرکزی کردار لیلیٰ نامی آٹھ سالہ بچی ہے۔ ناول کا موضوع پاکستان کی دیہی اور شہری کمیونٹی کے جدید اور روایتی کلچر اور اس کا تضاد ہے۔ ان کا دوسرا ناول "Dairy of social Butterfly" ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا اور تیسرا ناول "Duty Free" ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ یہ ایک مزاحیہ ناول ہے جو لاہور کی ایک انتہائی ماڈرن، سوشل اور خود پسند خاتون کی کہانی ہے۔ ان کا چوتھا ناول "The Return of Butterfly" ۲۰۱۲ء میں شائع ہوا۔ کاملہ شمسی ان کے بارے میں لکھتی ہیں:

"Moni Mohsin is one of the funniest and sharpest satirists writing anywhere in the world"

today -- she can make you laugh out loud even while she delivers hard-hitting critiques of Lahore high society and the state of Pakistani politics." (8)

پاکستانی انگریزی ناول نگاروں میں ایک اور اہم نام محمد حنیف کا ہے۔ محمد حنیف ۱۹۶۵ء میں اوکاڑہ پاکستان میں پیدا ہوئے۔ پاک فضائیہ سے وابستہ رہے۔ ۱۹۸۷ء میں پاک فضائیہ کو چھوڑ کر صحافت کا پیشہ اختیار کیا۔ ۱۹۸۹ء میں نیوز لائن سے وابستہ ہوئے۔ اس عرصے میں بین الاقوامی اخبارات میں ان کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ ۱۹۹۲ء میں انہیں۔ ”واشنگٹن پوسٹ“ میں فیوشپ حاصل کی۔ ۱۹۹۶ء میں بی بی سی سے وابستہ ہو گئے اور ڈرامہ "What Now That we are Dead" تحریر کیا۔ اس کے علاوہ ایک فلم ”رات چلی ہے جھوم کے“ بھی تحریر کی۔ ۲۰۰۲ء میں بی بی سی اردو کے سربراہ کا عہدہ سنبھالا۔

جون ۲۰۰۸ء میں ان کا شہرہ آفاق ناول "A Case of exploding Mangos" شائع ہوا۔ اس ناول کا رد عمل شاندار رہا یہ ناول کئی بین الاقوامی ایوارڈز کا حقدار ٹھہرا۔ اس ناول کے ۲۱ زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ (۹) حال ہی میں فلشن رائٹرز سید کاشف رضانے اس ناول کا اردو ترجمہ ”پھٹے آموں کا کیس“ کے عنوان سے کیا ہے۔

محمد حنیف کا دوسرا ناول "Our Lady of Alice Bhatti" ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ اس ناول کو بھی قومی اور بین الاقوامی قارئین نے بہت سراہا۔ تیسرا ناول "Red Birds" کے نام سے ۲۰۱۸ء میں چھپا۔ اس ناول کی کہانی ایک امریکی پائلٹ کے گرد گھومتی ہے جو پناہ گزین کیمپ میں بمباری کے لیے آتا ہے، لیکن اس کا جہاز صحرا میں گر جاتا ہے۔ محمد حنیف نے اس ناول کے ذریعے امریکی فوجیوں اور پناہ گزینوں کے مابین نفسیاتی تناؤ کی شاندار عکاسی کی ہے۔ آجکل محمد حنیف کراچی میں مقیم ہیں اور بی بی سی کے نمائندہ خصوصی کے طور پر ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ رواں صدی کے پاکستانی انگریزی ناول نگاروں میں مصطفیٰ کریم بھی شامل ہیں جن کا ایک ناول "Hunters and the Hunted" ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔ منیرہ نقوی کے دو ناول "Mass Transit" (۱۹۹۸ء اور) "On Air" (۲۰۰۰ء) (شائع ہو چکے ہیں۔ عظیمی اسلم کے دو ناول "The Story of Noble Rot" (۲۰۰۱ء اور) "Trespassing" (۲۰۰۳ء) (منظر عام پر آچکے ہیں۔ شیباسرور کا ایک

ناول "Black Wings" کے نام سے ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا۔ سعد اشرف کا ایک ناول "The Post Master" ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا۔

حوالہ جات

1. The Pakistan Times, Sunday, April 18, 1948
2. <https://www.britannica.com/biography/Zulfikar-Ghose>
dated 05-02-2020
3. <https://www.bapsisidhwa.com/about/> dated 10-01-2020
4. <http://www.bapsisidhwa.com/film/> dated 15-01-2020
5. https://www.bookbrowse.com/bb_briefs/detail/index.cfm/ezine_preview_number/3876/in-the-city-by-the-sea
dated 20-01-2020
6. https://www.facebook.com/pg/Kamila-Shamsie-91849702726/about/?ref=page_internal dated 02-02-2020
7. <https://www.prhspeakers.com/speaker/mohsin-hamid>
dated 03-02-2020
8. <https://www.amazon.com/duty-free-mohsin/dp/0307889246> dated 05-03-2020
9. Ijrakarachi.wordpress.com/2013/07/03/ معروف۔ناول۔نگار۔محمد
- حنیف۔ سے۔ خصوصی۔ مکالمہ dated 17-02-2020